مَرد وعورت کی نماز کا فرق

احادیث وفقہ کی روشنی میں

رسالہ ہذا میں احادیثِ طیبہ اور فقہی عبارات کی روشنی میں اِس حقیقت کو واضح کیا گیا ہے کہ مَرد و عورت کی نماز ایک جیسی نہیں، نبی کریم ﷺ، صحابہ وتابعین، فقہاء ومحدّثین اور جمہور ائمہ مجتہدین کے نزدیک مرد عورت کی نماز میں کئی جہات سے فرق ہے جس کو خود احادیث میں صراحۃً واضح کیا گیا ہے، اور ائمہ اربعہ و جمہور فقہاء اس پر متفق ہیں لہٰذا اُس سے اِنکار یا تغافل برتنا حقیقت پر پردہ ڈالنے کے سوا کچھ نہیں۔

مرتب

محمد سلمان غفرلہ

فہرست مضامین

مرد وعورت کی نماز کا فرق

﴿احادیثِ طیّبہ کی روشنی میں﴾

﴿فقہی عبارات کی روشنی میں﴾

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مرد و عورت کی نماز کا فرق

احادیث و فقہ کی روشنی میں

احادیثِ طیّبہ کی روشنی میں:

بہت سے لوگ یہ غلط فہمی پھیلاتے ہیں کہ مرد و عورت کی نماز کا فرق احادیث سے ثابت نہیں، دونوں کی نماز کا طریقہ کار ایک ہی ہے، حالآنکہ یہ حقیقت اور واقعہ کے سراسر خلاف ہے، نبی کریم ﷺ سے نے مرد و عورت کی نماز میں فرق بیان کیا ہے، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اِس فرق کا لحاظ رکھا کرتے اور بیان کیا کرتے تھے اور یہی تابعین، تبعِ تابعین، اَسلاف اور اُمّت کے ائمہ مجتہدین کا مَسلَک تھا جیسا کہ آگے آنے والی احادیث سے یہ واضح ہو جائے گا۔

مرد و عورت کی نماز میں عمومی فرق پر مشتمل احادیث:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ الْأَوَّلُ، وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ الصَّفُّ الْآخِرُ ،وَكَانَ يَأْمُرُ الرِّجَالَ أَنْ يَتَجَافَوْا فِي سُجُودِهِمْ، وَيَأْمُرُ النِّسَاءَ يَنْخَفِضْنَ فِي سُجُودِهِنَّ، وَكَانَ يَأْمُرُ الرِّجَالَ أَنْ

يَفْرِشُوا الْيُسْرَى، وَيَنْصِبُوا الْيُمْنَى فِي التَّشَهُّدِ، وَيَأْمُرُ النِّسَاءَ أَنْ يَتَرَبَّعْنَ وَقَالَ:يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ أَبْصَارَكُنَّ فِي صَلَاتِكُنَّ تَنْظُرْنَ إِلَى عَوْرَاتِ الرِّجَالِ۔(سنن کبریٰ بیہقی:3198)

ترجمہ: صحابیِ رسول حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: مردوں کی سب سے بہترین صف پہلی اور عورتوں کی سب سے بہترین آخری ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کو کھل کر سجدہ کرنے کا حکم دیتے تھے اور عورتوں کو اس بات کا حکم دیا کرتے تھے کہ وہ سمٹ کر سجدہ کریں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کو اِس بات کا حکم دیا کرتے تھے کہ وہ تشہد کی حالت میں اپنے بائیں پاؤں کو بچھا کر دایاں پاؤں کھڑا کریں، اور عورتوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ وہ سمٹ کر(یعنی تورّک کے ساتھ زمین پر سرین رکھ کر) بیٹھیں، اور فرماتے : اے عورتو! تم لوگ نماز اپنی آنکھوں کو اٹھایا مت کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری نگاہ مردوں کے ستر پر پڑ جائے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَلَاةِ الْمَرْأَةِ، فَقَالَ: «تَجْتَمِعُ وَتَحْتَفِرُ»۔(مصنّف ابن ابی شیبہ:2778)

ترجمہ:حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک مرتبہ عورت کی نماز کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا:" **تَجْتَمِعُ وَتَحْتَفِرُ** "خوب اچھی طرح اکٹھے ہوکر اور سمٹ کر نماز پڑھے۔

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تَجْتَمِعُ الْمَرْأَةُ إِذَا رَكَعَتْ تَرْفَعُ يَدَيْهَا إِلَى بَطْنِهَا، وَتَجْتَمِعُ مَا اسْتَطَاعَتْ، فَإِذَا سَجَدَتْ فَلْتَضُمَّ يَدَيْهَا إِلَيْهَا، وَتَضُمَّ بَطْنَهَا وَصَدْرَهَا إِلَى فَخِذَيْهَا، وَتَجْتَمِعُ مَا اسْتَطَاعَتْ۔(عبد الرزاق:5069)

ترجمہ: حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ اُنہوں نے اِرشاد فرمایا: عورت رکوع کرتے ہوئے سمٹ کر رکوع کرے گی چنانچہ اپنے ہاتھوں کو اُٹھا کر اپنے پیٹ کے ساتھ ملالے گی، اور جتنا ہوسکے سمٹ کر رکوع کرے گی، پھر جب سجدہ کرے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے (جسم کے) ساتھ ملالے گی، اور اپنے پیٹ اور سینہ کو اپنی رانوں کے ساتھ ملالے گی اور اور جتنا ہوسکے سمٹ کر سجدہ کرے گی۔

فائدہ: اِس حدیث سے عورت کی نماز کا اصول یہ معلوم ہوتا ہے کہ اُس کی پوری نماز میں شروع شروع سے آخر تک اِس بات کا لحاظ رکھا گیا ہے کہ وہ نماز میں زیادہ سے زیادہ سمٹ کر ارکان کی ادائیگی کرے، چنانچہ حدیثِ مذکور میں بار بار "وَتَجْتَمِعُ مَا اسْتَطَاعَتْ" کے الفاظ اِسی ضابطہ کو بیان کر رہے ہیں۔

عورت ہاتھ کیسے اور کہاں تک اُٹھائے گی:

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: "**يَا وَائِلُ بْنَ حُجْرٍ، إِذَا صَلَّيْتَ فَاجْعَلْ يَدَيْكَ حِذَاءَ أُذُنَيْكَ، وَالْمَرْأَةُ تَجْعَلُ يَدَيْهَا حِذَاءَ ثَدْيَيْهَا**" اے وائل! جب تم نماز پڑھنے لگو تو دونوں ہاتھ کانوں کے برابر اٹھاؤ، اور عورتیں اپنے دونوں ہاتھ اپنی چھاتیوں تک اٹھائیں۔ (طبرانی کبیر:22/19)

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَتُشِيرُ الْمَرْأَةُ بِيَدَيْهَا كَالرِّجَالِ بِالتَّكْبِيرِ قَالَ: «لَا تَرْفَعُ بِذَلِكَ يَدَيْهَا كَالرِّجَالِ، وَأَشَارَ فَخَفَضَ يَدَيْهِ جِدًّا وَجَمَعَهُمَا إِلَيْهِ» وَقَالَ: «إِنَّ لِلْمَرْأَةِ هَيْئَةً لَيْسَتْ لِلرَّجُلِ»۔ (مصنّف عبد الرزاق:5066)

ترجمہ: حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ کیا عورت تکبیر کہتے وقت اپنے ہاتھوں کو مردوں کی طرح اٹھائے گی؟ تو حضرت

عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نہیں، عورت اپنے ہاتھوں کو مردوں کی طرح نہیں اٹھائے گی۔ اس کے بعد انہوں نے (سکھلانے کے لئے) بہت پست انداز میں اپنے ہاتھوں سے (تکبیر کا) اشارہ کیا اور ہاتھوں کو اپنی طرف سمیٹ کر رکھا، اور فرمایا: **إِنَّ لِلْمَرْأَةِ هَيْئَةً لَيْسَتْ لِلرَّجُلِ**۔ عورت کی حالت (نماز کے بہت سے افعال میں) مرد کی طرح نہیں ہے۔

عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ زَيْتُونٍ، قَالَ: رَأَيْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، تَرْفَعُ كَفَّيْهَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهَا حِينَ تَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ۔ (مصنّف ابن ابی شیبہ: 2470)

ترجمہ: حضرت امِّ درداء رضی اللہ عنہا کے بارے میں آتا ہے کہ وہ نماز کو شروع کرتے ہوئے (یعنی تکبیر تحریمہ کہتے وقت) اپنے ہاتھوں کو اپنے کندھوں تک اُٹھایا کرتی تھیں۔

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أنا شَيْخٌ لَنَا، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ: كَيْفَ تَرْفَعُ يَدَيْهَا فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: «حَذْوَ ثَدْيَيْهَا»۔ (مصنّف ابن ابی شیبہ: 2471)

ترجمہ: حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ وہ نماز میں کہاں تک اپنے ہاتھ اُٹھائے گی؟ آپ نے اِرشاد فرمایا: اپنی چھاتیوں تک۔

اِمام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول نقل فرماتے ہیں: "**تَرْفَعُ يَدَيْهَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهَا**" یعنی عورت اپنے ہاتھوں کو اپنے کندھوں تک اُٹھائے گی۔ (مصنّف ابن ابی شیبہ: 2471)

عَنْ حَمَّادٍ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْمَرْأَةِ إِذَا اسْتَفْتَحَتِ الصَّلَاةَ: «تَرْفَعُ يَدَيْهَا إِلَى ثَدْيَيْهَا»۔ (مصنّف ابن ابی شیبہ: 2473)

ترجمہ: حضرت حمّاد رحمۃ اللہ علیہ بھی یہی فرماتے ہیں کہ عورت نماز کو شروع کرتے ہوئے

اپنے ہاتھ اپنی چھاتی تک اُٹھائے گی۔

عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ، قَالَ: «رَأَيْتُ حَفْصَةَ بِنْتَ سِيرِينَ، كَبَّرَتْ فِي الصَّلَاةِ، وَأَوْمَأَتْ حَذْوَ ثَدْيَيْهَا»۔(مصنّف ابن ابی شیبہ:2475)

ترجمہ: حضرت عاصم احول رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حفصہ بنتِ سیرین رحمۃ اللہ علیہا کو دیکھا کہ اُنہوں نماز کی تکبیر کہتے ہوئے اپنے ہاتھ چھاتی تک اُٹھائے۔

عورت اپنے ہاتھ قیام کی حالت میں کیسے رکھے گی:

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ:تَجْمَعُ الْمَرْأَةُ يَدَيْهَا فِي قِيَامِهَا مَا اسْتَطَاعَتْ۔(مصنّف عبد الرزاق:5067)

ترجمہ: حضرت ابن جریج حضرت عطاء کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ عورت بحالت قیام اپنے ہاتھوں کو جتنا سمیٹ سکتی ہے سمیٹے گی۔

عورت رکوع کیسے کرے گی:

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تَجْتَمِعُ الْمَرْأَةُ إِذَا رَكَعَتْ تَرْفَعُ يَدَيْهَا إِلَى بَطْنِهَا، وَتَجْتَمِعُ مَا اسْتَطَاعَتْ۔(مصنّف عبد الرزاق:5069)

ترجمہ: حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ اُنہوں نے اِرشاد فرمایا: عورت رکوع کرتے ہوئے سمٹ کر رکوع کرے گی چنانچہ اپنے ہاتھوں کو اُٹھا کر اپنے پیٹ کے ساتھ ملالے گی، اور جتنا ہوسکے سمٹ کر رکوع کرے گی۔

عورت سجدہ کیسے کرے گی:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم:إِذَا جَلَسَتِ الْمَرْأَةُ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَتْ فَخِذَهَا عَلَى فَخِذِهَا الْأُخْرَى،وَإِذَا سَجَدَتْ أَلْصَقَتْ بَطْنَهَا

فِي فَخِذَيْهَا كَأَسْتَرِ مَا يَكُونُ لَهَا، وَإِنَّ اللهَ تَعَالَى يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَيَقُولُ:يَا مَلَائِكَتِي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهَا۔(سنن کبریٰ بیہقی:3199)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب عورت نماز میں بیٹھے تو اپنی (دائیں) ران کو دوسری (بائیں) ران پر رکھے یعنی سمٹ جائے اور سجدہ میں جائے تو اپنے پیٹ کو اپنی رانوں سے اس طرح ملائے کہ پردہ کالحاظ زیادہ سے زیادہ ہوسکے۔ اللہ تعالی اس عورت کی طرف دیکھتے ہیں اور فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ: اے فرشتو! تم گواہ بن جاؤ، میں نے اس عورت کی مغفرت کردی۔

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَّ عَلَى امْرَأَتَيْنِ تُصَلِّيَانِ فَقَالَ:«إِذَا سَجَدْتُمَا فَضُمَّا بَعْضَ اللَّحْمِ إِلَى الْأَرْضِ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ لَيْسَتْ فِي ذَلِكَ كَالرَّجُلِ»۔(سنن کبریٰ بیہقی:3201)

ترجمہ: حضرت یزید بن حبیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھ کر ارشاد فرمایا: جب تم سجدہ کرو تو جسم کے بعض حصوں کو زمین سے چمٹادو، اس لئے کہ اس (سجدہ کرنے) میں عورت مرد کی طرح نہیں ہے۔

وَكَانَ يَأْمُرُ الرِّجَالَ أَنْ يَتجَافَوْا فِي سُجُودِهِمْ، وَيَأْمُرُ النِّسَاءَ يَنْخَفِضْنَ فِي سُجُودِهِنَّ، وَكَانَ يَأْمُرُ الرِّجَالَ أَنْ يَفْرِشُوا الْيُسْرَى، وَيَنْصِبُوا الْيُمْنَى فِي التَّشَهُّدِ، وَيَأْمُرُ النِّسَاءَ أَنْ يَتَرَبَّعْنَ۔(سنن کبریٰ بیہقی:3198)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کو کھل کر سجدہ کرنے کا حکم دیتے تھے اور عورتوں کو اس بات کا حکم دیا کرتے تھے کہ وہ سمٹ کر سجدہ کریں۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: «إِذَا سَجَدَتِ الْمَرْأَةُ فَلْتَحْتَفِزْ، وَلْتُلْصِقْ فَخِذَيْهَا بِبَطْنِهَا»۔(مصنّف عبد الرزاق:5072)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے کہ عورت جب سجدہ کرے تو اسے چاہیے کہ سمٹ کر کرے اور اپنی رانوں کو پیٹ کے ساتھ ملا کر سجدہ کرے۔

حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اَلْمَرْأَةُ تَضْطَمُّ فِي السُّجُودِ" کہ عورت سجدے میں اپنے آپ کو سمیٹے گی۔(مصنّف ابن ابی شیبہ: 2781)

عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: «إِذَا سَجَدَتِ الْمَرْأَةُ فَإِنَّهَا تَنْضَمُّ مَا اسْتَطَاعَتْ، وَلَا تَتَجَافَى لِكَيْ لَا تَرْفَعَ عَجِيزَتَهَا»۔(مصنّف عبد الرزاق:5068)

ترجمہ: حضرت معمر رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت حسن اور حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہما کا یہ قول منقول ہے کہ : جب عورت سجدہ کرے تو اسے چاہیے کہ اپنی استطاعت کے مطابق اپنے آپ کو سمیٹے، اور اپنے پیٹ کو رانوں سے جدا نہ کرے، کہیں اس کی سرین نہ اٹھ جائیں۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: «إِذَا سَجَدَتِ الْمَرْأَةُ فَلْتَحْتَفِرْ وَلْتَضُمَّ فَخِذَيْهَا»۔(ابن ابی شیبہ: 2777)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: جب عورت سجدہ کرے تو سرین کے بل بیٹھے اور اپنی دونوں رانوں کو ملا کر رکھے۔

عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ بَطْنَهُ عَلَى فَخِذَيْهِ إِذَا سَجَدَ كَمَا تَضَعُ الْمَرْأَةُ۔(مصنّف ابن ابی شیبہ: 2780)

ترجمہ: حضرت مُجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مَروی ہے کہ وہ اِس بات کو ناپسند کیا کرتے تھے کہ کوئی مرد سجدہ کرتے ہوئے عورت کی طرح اپنے پیٹ کو اپنی رانوں پر رکھے۔

عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:«إِذَا سَجَدَتِ الْمَرْأَةُ فَلْتَضُمَّ فَخِذَيْهَا، وَلْتَضَعْ بَطْنَهَا عَلَيْهِمَا»۔(مصنّف ابن ابی شیبہ:2779)

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے: جب عورت سجدہ کرے تو اُسے چاہیئے کہ وہ اپنی رانوں کو ملالے اور اپنے پیٹ کو اُن دونوں رانوں پر رکھ دے۔

عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: «إِذَا سَجَدَتِ الْمَرْأَةُ فَلْتَلْزَقْ بَطْنَهَا بِفَخِذَيْهَا، وَلَا تَرْفَعْ عَجِيزَتَهَا، وَلَا تُجَافِي كَمَا يُجَافِي الرَّجُلُ»۔(مصنّف ابن ابی شیبہ:2782)

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: جب عورت سجدہ کرے تو اپنے پیٹ کو اپنی رانوں کے ساتھ چپکا دے، اور اپنی سرین کو اُٹھاکر نہ رکھے اور مَردوں کی طرح کھل کر سجدہ نہ کرے (یعنی اپنے جسم کو الگ الگ کرکے نہ رکھے)۔

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:«كَانَتْ تُؤْمَرُ الْمَرْأَةُ أَنْ تَضَعَ ذِرَاعَهَا وَبَطْنَهَا عَلَى فَخِذَيْهَا إِذَا سَجَدَتْ، وَلَا تَتَجَافَى كَمَا يَتَجَافَى الرَّجُلُ، لِكَيْ لَا تَرْفَعْ عَجِيزَتَهَا»۔(مصنّف عبد الرزاق:5071)

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: عورت کو حکم دیا جاتا تھا کہ وہ سجدہ کرتے ہوئے اپنے ہاتھوں اور پیٹ کو اپنی ران پر رکھے اور مَردوں کی طرح کھل کر (الگ الگ ہوکر) سجدہ نہ کرے تاکہ اُس کی سُرین (مردوں کی طرح) نہ اُٹھ جائے۔

عورت نماز میں کیسے بیٹھے گی:

عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:تَجْلِسُ الْمَرْأَةُ مِنْ جَانِبٍ فِي الصَّلَاةِ۔(ابن ابی شیبہ:2792)

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے مَروی ہے، فرماتے ہیں: عورت نماز میں (جلسہ

اور قعدہ میں) ایک جانب ہو کر (یعنی بائیں سرین پر تورّک کے ساتھ) بیٹھے۔

عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ أَبِي عُبَيْدٍ «إِذَا جَلَسَتْ فِي مَثْنَى أَوْ أَرْبَعٍ تَرَبَّعَتْ»۔ (مصنّف عبد الرزاق:5074)

ترجمہ: حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت صفیّہ بنت ابی عُبید رضی اللہ عنہا جب نماز میں پہلے یا دوسرے قعدہ میں بیٹھتیں تو سمٹ کر (تورّک کے ساتھ) بیٹھا کرتی تھیں۔

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: «جُلُوسُ الْمَرْأَةِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ كَجُلُوسِهَا مَثْنًى»۔ (مصنّف عبد الرزاق:5076)

ترجمہ: حضرت ابن جریج حضرت عطاء سے نقل فرماتے ہیں کہ عورت کا دونوں سجدوں کے درمیان (جلسہ میں) بیٹھنا اُسی طرح ہوگا جیسے وہ قعدہ میں بیٹھتی ہے۔

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: «تُؤْمَرُ الْمَرْأَةُ فِي الصَّلَاةِ فِي مَثْنًى أَنْ تَضُمَّ فَخِذَيْهَا مِنْ جَانِبٍ»۔ (مصنّف عبد الرزاق:5077)

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عورت کو حکم دیا جائے گا کہ وہ نماز میں دو رکعت پر (یعنی قعدہ میں) اِس طرح بیٹھے کہ وہ اپنی رانوں کو ایک جانب ملالے (یعنی تورّک کے ساتھ بیٹھے)۔

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: «تَجْلِسُ الْمَرْأَةُ فِي مَثْنًى كَيْفَ شَاءَتْ إِذَا اجْتَمَعَتْ»۔ (مصنّف عبد الرزاق:5078)

ترجمہ: حضرت ابن جریج حضرت عطاء کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: عورت قعدہ میں جس طرح چاہے بیٹھے بشرطیکہ وہ سمٹ کر بیٹھے۔

فقہی عبارات کی روشنی میں:

ذیل میں ائمہ اربعہ کی معتبر اور مستند کتبِ فقہ کے حوالے سے یہ ذکر کیا جارہا ہے کہ

مرد و عورت کی نماز میں یکسانیت کا قول ائمہ اربعہ میں سے کسی کا بھی نہیں، یہ صرف ہمارے زمانے کے غیر مقلّدین ہی کا نظریہ ہے۔

فقہِ مالکی:

خلاصہ فقہیہ میں ہے علّامہ محمد عربی قروی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "**أَمَّا الْمَرْأَة فَتكُونُ مُنْضَمَّةً فِي جَمِيعِ أحْوَالِهَا**"۔ترجمہ: نماز کے اندر عورت اپنے تمام احوال میں سمٹ کر رہے گی۔(الخلاصۃ الفقہیۃ علی مذھب السادۃ المالکیۃ:79)

اِسی صفحہ میں دو چار سطروں کے بعد ہے: "**وتفريج الفخذين للرجل فَلَا يصفهما بِخِلَاف الْمَرْأَة**" ترجمہ: اور (تشہد میں بیٹھنے کی حالت میں) رانوں کے درمیان کشادگی کرنے کا حکم مَردوں کیلئے ہے لہٰذا اُسے چاہیئے کہ اپنی رانوں کو نہ ملائے، بخلاف عورت کے، کیونکہ وہ اپنی رانوں کو ملا کر رکھے گی۔(الخلاصۃ الفقہیۃ علی مذھب السادۃ المالکیۃ:79)

شرح کبیر میں ہے: "**يُنْدَبُ كَوْنُهَا مُنْضَمَّةً فِي رُكُوعِهَا وَسُجُودِهَا**" عورت کیلئے رکوع اور سجدہ سمٹ کر کرنا مستحب ہے۔(الشرح الکبیر مع الدسوقی:1/249)

علّامہ دسوقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "**قَوْلُهُ: يُنْدَبُ كَوْنُهَا مُنْضَمَّةً أَيْ بِحَيْثُ تَلْصَقُ بَطْنَهَا بِفَخِذَيْهَا وَمِرْفَقَيْهَا بِرُكْبَتَيْهَا** "عورت کا سمٹ کر رکوع و سجدہ کرنا مستحب ہے، یعنی اِس طرح سجدہ کرے کہ اپنے پیٹ کو رانوں کے ساتھ اور اپنی کہنیوں کو گھٹنوں کے ساتھ چپکا لے۔(حاشیۃ الدسوقی علی الشرح الکبیر:1/249،250)

علّامہ قیروانی مالکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "**وَهِيَ فِيْ هَيْأةِ الصَّلَاةِ مِثْلُهُ غَيْرَ أَنَّهَا تَنْضَمُّ وَلَا تُفَرِّجُ فَخِذَيْهَا وَلَا عَضُدَيْهَا وَتَكُوْنُ مُنْضَمَّةً مُنْزَوِيَةً فِيْ جُلُوسِهَا وَسُجُودِهَا وَأَمْرِهَا كُلِّهِ**" ترجمہ: عورت کی نماز مَرد کی طرح ہے، سوائے اِس کے

کہ وہ سمٹ کر نماز پڑھے اور اپنی رانوں اور بازوؤں کے درمیان کشادگی نہ کرے اور اپنے بیٹھنے، سجدہ کرنے اور تمام حالتوں میں سمٹی ہوئی رہے۔(الرّسالۃ للقیروانی:34)

فقہ العبادات میں ہے:"یَنْدُبُ لِلرَّجُلِ أَن یُّبْعِدَ بَطْنَهُ عَن فَخِذَیْهِ، وَمِرْفَقَیْهِ عَنْ رُکْبَتَیْهِ، وَضَبُعَیْهِ عَنْ جَنْبَیْهِ إِبْعَاداً وَسطاً، أَمّا الْمَرْأَةُ فَتَکُونُ مُنْضَمَّةً فِيْ جَمِیْعِ أَحْوَالِهَا"ترجمہ: مرد کیلئے مستحب ہے کہ وہ پیٹ کو اپنی رانوں سے، کہنیوں کو اپنے گھٹنوں سے اور بازوؤں کو اپنے پہلوؤں سے اعتدال کے ساتھ الگ رکھے، لیکن عورت اپنی تمام حالتوں میں سمٹی رہے۔(فقہ العبادات علی المذھب المالکی:165)

منح الجلیل میں علّامہ ابو عبد اللہ المالکی لکھتے ہیں:"اِنَّ الْمَرْأَةَ لَا یُنْدَبُ لَهَا کَوْنُهَا مُنْضَمَّةً فِي رُکُوعِهَا وَسُجُودِهَا فَتُلْصِقُ بَطْنَهَا بِفَخِذَیْهَا وَمِرْفَقَیْهَا بِرُکْبَتَیْهَا"ترجمہ: عورت کیلئے مستحب ہے کہ وہ اپنے رکوع اور سجدوں میں سمٹی ہوئی رہے، پس اُسے چاہیئے کپ اپنے پیٹ کو رانوں کے ساتھ اور اپنی کہنیوں کو اپنے گھٹنوں کے ساتھ ملالے۔(منح الجلیل:1/261)

فقہِ شافعی:

کتاب الاُمّ میں حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "(قَالَ الشَّافِعِيُّ):وَقَدْ أَدَّبَ اللَّهُ تَعَالَى النِّسَاءَ بِالِاسْتِتَارِ وَأَدَّبَهُنَّ بِذَلِكَ رَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُحِبُّ لِلْمَرْأَةِ فِي السُّجُودِ أَنْ تَضُمَّ بَعْضَهَا إلَى بَعْضٍ وَتُلْصِقَ بَطْنَهَا بِفَخِذَيْهَا وَتَسْجُدَ كَأَسْتَرِ مَا يَكُونُ لَهَا وَهَكَذَا أُحِبُّ لَهَا فِي الرُّكُوعِ وَالْجُلُوسِ وَجَمِيعِ الصَّلَاةِ أَنْ تَكُونَ فِيهَا كَأَسْتَرِ مَا يَكُونُ لَهَا وَأُحِبُّ أَنْ تَكْفِتَ جِلْبَابَهَا وَتُجَافِيَهُ رَاكِعَةً وَسَاجِدَةً عَلَيْهَا لِئَلَّا تَصِفَهَا ثِيَابُهَا "اور اللہ

تعالیٰ نے عورتوں کو ستر پوشی کا ادب سکھایا اور اللہ کے رسول ﷺ نے بھی عورتوں کو اِسی کی تعلیم دی ہے، اور میں عورت کیلئے سجدوں میں یہ پسند کرتا ہوں کہ وہ اپنے جسم کے بعض حصوں کو بعض کے ساتھ ملائے (یعنی سمٹ کر سجدہ کرے) اور اپنے پیٹ کو اپنی رانوں کے ساتھ چپکالے اور ایسے سجدہ کرے جو اُس کیلئے زیادہ سے زیادہ ستر کا باعث ہو اور اِسی طرح میں عورت کیلئے رکوع میں، بیٹھنے میں اور نماز کے تمام افعال میں اِس بات کو پسند کرتا ہوں کہ وہ نماز میں ایسے رہے جو اُس کیلئے زیادہ سے زیادہ ستر پوشی کا باعث بنے اور میں اُس کیلئے یہ پسند کرتا ہوں وہ اپنی بڑی چادر کو سمیٹے اور رکوع وسجدہ میں اُس کو جسم سے کچھ الگ (ڈھیلی کرکے) رکھے تاکہ اُس کے کپڑے اُس کے جسم کو (چپک جانے اور چست ہو جانے سے) نمایاں نہ کریں۔(الاُمّ للشافعی:1/138)

الحاوی الکبیر میں ہے:"**وَلَا فَرْقَ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فِي عَمَلِ الصَّلَاةِ ،إلَّا أَنَّ الْمَرْأَةَ يُسْتَحَبُّ لَهَا أَنْ تَضُمَّ بَعْضَهَا إِلَى بَعْضٍ ،وَأَنْ تُلْصِقَ بَطْنَهَا فِي السُّجُودِ بِفَخذَيْهَا كَأَسْتَرِ مَا يَكُونُ،وَأُحِبُّ ذَلِكَ لَهَا فِي الرُّكُوعِ وَفِي جَمِيعِ عَمَلِ الصَّلَاةِ، وَأَنْ تُكَثِّفَ جِلْبَابَهَا وَتُجَافِيَهُ رَاكِعَةً وَسَاجِدَةً ؛ لِئَلَّا تَصِفَهَا ثِيَابُهَا،وَأَنْ تَخفِضَ صَوْتَهَا**"ترجمہ: نماز کے عمل میں مردوں اور عورتوں کے درمیان کوئی فرق نہیں مگر یہ کہ عورت کیلئے مستحب یہ ہے کہ وہ اپنے جسم کے بعض حصے کو بعض کے ساتھ ملائے اور سجدوں میں اپنے پیٹ کو اپنی رانوں کے ساتھ ملائے زیادہ سے زیادہ ستر پوشی کرتے ہوئے، اور میں عورت کیلئے رکوع میں اور نماز کے سارے اعمال میں اِسی (زیادہ سے زیادہ ستر پوشی) کو پسند کرتا ہوں، اور یہ بھی پسند کرتا ہوں کہ عورت اپنی بڑی چادر کو اپنے اوپر اچھی طرح لپیٹے اور رکوع وسجدہ کرتے

ہوئے وہ چادر جسم سے کچھ الگ (ڈھیلی کرکے) رکھے تاکہ اُس کے کپڑے اُس کے جسم کو (چپک جانے اور چست ہوجانے سے) نمایاں نہ کریں اور اپنی آواز کو پست رکھے۔(الحاوی الکبیر:2/161)

اِسی کتاب میں اگلے صفحے کے اندر ہے:"**وَالثَّانِيَةُ: أَنْ يَجْتَمِعْنَ فِي رُكُوعِهِنَّ وَسُجُودِهِنَّ وَلَا يَتَجَافَيْنَ، لِأَنَّ ذَلِكَ أَسْتَرُ لَهُنَّ وَأَبْلَغُ فِي صِيَانَتِهِنَّ**"۔ ترجمہ: دوسرے وہ افعال جن کے اندر مرد و عورت کا فرق ہے، وہ یہ ہیں کہ عورتیں اپنے رکوع اور سجدوں کو سمٹ کر اور اکٹھا ہوکر کریں اور اور اعضاء کو الگ (کشادہ) نہ رکھیں اِس لئے کہ یہ اُن کیلئے زیادہ ستر پوشی کا باعث ہے اور اِسی میں اُن کی زیادہ حفاظت ہے۔(الحاوی الکبیر:2/162)

علّامہ غمراوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:"**وَيفرق الذّكر رُكْبَتَيْهِ وَيرْفَع بَطْنه عَن فَخذيهِ وَ مِرْفَقَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ فِي رُكُوعه وَسُجُوده رَاجع للثَّلَاثَة وتضم الْمَرْأَة وَالْخُنْثَى أَي الْمرْفقين إِلَى الجنبين فِي جَمِيع الصَّلَاة**" ترجمہ: اور مَرد اپنے گھٹنوں کو رکوع اور سجدوں میں الگ رکھے اور اپنے پیٹ کو اپنی رانوں سے اُٹھا کر رکھے اور اپنی کہنیوں کو اپنے پہلوؤں سے الگ رکھے، اور عورت اور خنثیٰ پوری نماز میں اپنی کہنیوں کو (پہلوؤں سے) ملا کر رکھیں۔(السراج الوھاج:47)

العزیز شرح الوجیز میں ہے جو کہ "الشرح الکبیر" کے نام سے معروف ہے:"**والمرأة لا تفعل ذلك، بل تضم بعضها إلى بعضٍ فإنه أستر لها**"۔ ترجمہ: اور عورت مرد کی طرح یہ نہ کرے (یعنی سجدہ میں گھٹنوں اور کہنیوں کو پہلوؤں سے الگ نہ رکھے) بلکہ

اپنے جسم کے بعض حصے کو بعض کے ساتھ ملاکر سجدہ کرے کیونکہ یہ اُس کیلئے زیادہ ستر پوشی کاباعث ہے۔(العزیز شرح الوجیز للقزويني:1/525)

المھذب فی فقہ الامام الاشافعی میں ہے:"**والمستحب أن يجافي مرفقيه عن جنبيه لما روى أبو حميد الساعدي رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم فعل ذلك فإن كانت امرأة لم تجاف بل تضم المرفقين إلى الجنبين لأن ذلك أستر لها** "ترجمہ:اور مستحب یہ ہے کہ(سجدہ میں) اپنی کہنیوں کو اپنے پہلوؤں سے الگ کرکے رکھے،اُس روایت کی وجہ سے جو حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ایسا ہی کیا ہے، لیکن اگر عورت ہو تو الگ نہیں کرے گی بلکہ اپنی کہنیوں کو اپنے پہلوؤں کے ساتھ ملالے گی اِس لئے کہ یہ اُس کیلئے زیادہ ستر پوشی کاباعث ہے۔(المھذب:1/143)

فقہِ شافعی کے مشہور شارح علّامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"**وَيُسَنُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يُجَافِيَ مِرْفَقَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَيُسَنُّ لِلْمَرْأَةِ ضَمُّ بَعْضِهَا إلَى بَعْضٍ وَتَرْكُ الْمُجَافَاةِ**"۔ترجمہ:اور مرد کیلئے مسنون ہے کہ وہ اپنی کہنیوں کو اپنے پہلوؤں سے الگ رکھے اور عورت کیلئے اپنے جسم کے بعض حصے کو بعض سے ملاکر رکھنا اور الگ(یعنی کشادہ ہونے)کو ترک کرنا مسنون ہے۔

اُس کے بعد فرمایا:"**وَأَمَّا الْخُنْثَى فَالصَّحِيحُ أَنَّهُ كَالْمَرْأَةِ يُسْتَحَبُّ لَهُ ضَمُّ بَعْضِهِ إلَى بَعْضٍ وَقَالَ صَاحِبُ الْبَيَانِ قَالَ الْقَاضِي أَبُو الْفُتُوحِ لَا يُسْتَحَبُّ لَهُ الْمُجَافَاةُ وَلَا الضَّمُّ لِأَنَّهُ لَيْسَ أَحَدُهُمَا أَوْلَى مِنْ الْآخِرِ وَالْمَذْهَبُ الْأَوَّلُ وَبِهِ قَطَعَ الرَّافِعِيُّ لِأَنَّهُ أَحْوَطُ**"ترجمہ: اور رہا خنثیٰ کا معاملہ تو اُس کے بارے میں

صحیح یہ ہے کہ وہ (نماز میں) عورت کی طرح ہے یعنی اُس کیلئے بھی یہی مستحب ہے کہ وہ اپنے جسم کے بعض حصے کو بعض کے ساتھ ملائے (یعنی سمٹ کر نماز پڑھے)۔ صاحبِ بیان کے مطابق قاضی ابو الفتوح نے یہ کہا ہے کہ خنثیٰ کیلئے (مَرد کی طرح) کشادہ ہو کر یا (عورت کی طرح) سمٹ کر نماز پڑھنا مستحب نہیں اِس لئے کہ اُس کی دونوں جہتوں میں سے کوئی ایک بھی دوسرے سے اولیٰ نہیں، لیکن مذہب پہلا قول ہی ہے اور اِسی کا علّامہ رافعی رحمۃ اللہ علیہ نے قطعی فیصلہ فرمایا ہے اِس لئے کہ یہ زیادہ احتیاط پر مبنی ہے۔ (المجموع شرح المہذب: 3/409، 410)

فقہِ شافعی کی مزید کتابیں دیکھئے: (المنہاج القویم شرح المقدمۃ الحضرمیۃ: 103) (الاِقناع فی حلّ الفاظ ابی شجاع: 1/146) (تحفۃ المحتاج فی شرح المنہاج: 2/76)

فقہِ حنبلی:

الاِقناع میں ہے: "**والمرأة كالرجل في ذلك إلا أنها تجمع نفسها في الركوع والسجود وجميع أحوال الصلاة وتجلس متربعة أو تسدل رجليها عن يمينها وهو أفضل**" ترجمہ: اور عورت مَرد کی طرح ہے مگر یہ کہ وہ نماز میں رکوع سجدوں اور نماز کی تمام حالتوں میں اپنے آپ کو سمیٹے اور چار زانو بیٹھے یا اپنے دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر بیٹھے اور یہی افضل ہے۔ (الاِقناع: 1/125)

المبدع فی شرح المقنع میں ہے: "**(وَالْمَرْأَةُ كَالرَّجُلِ فِي ذَلِكَ كُلِّهِ) لِشُمُولِ الْخِطَابِ لَهُمَا لِقَوْلِهِ: «صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي» (إِلَّا أَنَّهَا تَجْمَعُ نَفْسَهَا فِي الرُّكُوعِ، وَالسُّجُودِ) أَيْ: لَا يُسَنُّ لَهَا التَّجَافِي، لِمَا رَوَى زَيْدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى امْرَأَتَيْنِ تُصَلِّيَانِ**

فَقَالَ: إِذَا سَجَدْتُمَا فَضُمَّا بَعْضَ اللَّحْمِ إِلَى بَعْضٍ، فَإِنَّ الْمَرْأَةَ لَيْسَتْ فِي ذَلِكَ كَالرَّجُلِ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي " مَرَاسِيلِهِ " وَلِأَنَّهَا عَوْرَةٌ فَكَانَ الْأَلْيَقُ بِهَا الِانْضِمَامَ، وَذُكِرَ فِي " الْمُسْتَوْعِبِ " وَغَيْرِهِ أَنَّهَا تَجْمَعُ نَفْسَهَا فِي جَمِيعِ أَحْوَالِ الصَّلَاةِ لِقَوْلِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ(وَتَجْلِسُ مُتَرَبِّعَةً) لِأَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَأْمُرُ النِّسَاءَ أَنْ يَتَرَبَّعْنَ فِي الصَّلَاةِ (أَوْ تُسْدِلَ رِجْلَيْهَا فَتَجْعَلَهُمَا فِي جَانِبِ يَمِينِهَا) "ترجمہ: اور عورت اِن تمام چیزوں میں مرد کی طرح ہے اِس لئے کہ نبی کریم ﷺ کا خطاب دونوں کو شامل ہے، آپ ﷺ کا اِرشاد ہے: نماز پڑھو جس طرح تم مجھے نماز پڑھتا ہوا دیکھتے ہو۔ البتہ عورت رکوع اور سجود کے اندر اپنے آپ کو سمیٹے گی، یعنی عورت کیلئے الگ (کشادہ) ہونا مسنون نہیں ہے، اِس لئے کہ حضرت زید بن حبیب کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک دفعہ دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں، آپ ﷺ نے (اُنہیں دیکھ کر) اِرشاد فرمایا: جب تم دونوں سجدہ کرو تو جسم کے بعض حصے کو بعض کے ساتھ ملا کر (یعنی سمٹ کر) سجدہ کیا کرو، اِس لئے کہ عورت اِس معاملہ میں مرد کی طرح نہیں ہے۔ یہ روایت ابو داؤد نے اپنی مَراسیل میں روایت کی ہے۔ اور اِس لئے کہ عورت چھپانے کی چیز ہے لہٰذا اُس کیلئے سمٹ کر نماز پڑھنا ہی زیادہ لائق اور مناسب ہے۔ اور مُستوعب وغیرہ میں ذکر کیا گیا ہے کہ عورت اپنے آپ کو نماز کی تمام حالتوں میں سمیٹے گی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اِرشاد کی وجہ سے۔ اور عورت چار زانو بیٹھے گی، اِس لئے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عورتوں کو نماز میں چار زانو بیٹھنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ یا اپنے دونوں پاؤں دائیں طرف باہر نکال کر بیٹھے۔(المبدع فی شرح المقنع:1 /124)

فقہِ حنبلی کے مشہور شارح علّامہ ابن قدامۃ المقدسی فرماتے ہیں: ”**لِأَنَّهُ فِي مَعْنَى التَّجَافِي، وَلَا يُشْرَعُ ذَلِكَ لَهَا، بَلْ تَجْمَعُ نَفْسَهَا فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَسَائِرِ صَلَاتِهَا**“۔ترجمہ:(عورت تکبیرِ تحریمہ کہتے ہوئے اپنے ہاتھ مردوں کی طرح اوپر کانوں تک نہیں اُٹھائے گی) کیونکہ یہ کشادگی کے معنی میں ہے اور عورت کیلئے نماز میں اپنے جسم کی کشادگی مشروع نہیں، بلکہ وہ اپنے آپ کو رکوع اور سجدوں میں اور اپنی ساری نماز میں سمیٹ کر رکھے گی۔(المغنی لابن قدامۃ:1/340)

فقہِ حنبلی کی مزید کتابیں دیکھئے:(الشرح الکبیر علی متن المقنع لابن قدامۃ المقدسی:1/599) (المغنی لابن قدامۃ:1/403)(کشاف القناع:1/364)

فقہِ حنفی:

ہدایہ میں ہے:”**وَالْمَرأةُ تَرفعُ يَديهَا حِذَاء مَنكِبيهَا وهُو الصَّحيح لِأَنه أَسْتَر لَهَا** “ترجمہ: تکبیر تحریمہ کے وقت، عورت کندھوں کے برابر اپنے ہاتھ اٹھائے،یہی زیادہ صحیح ہے کیونکہ اس میں عورت کی زیادہ پردہ پوشی ہے۔(ہدایہ،باب صفۃ الصلاۃ)

ایک اور قعدہ کی حالت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:”**فَإِنْ كَانَتِ امْرأة جَلَستْ عَلَى إليَتِهَا اليُسْرَى وأخْرجَتْ رِجْلَيْهَا منَ الْجَانِبِ الْأَيْمَنِ؛ لِأَنه أَسْتَر لَهَا**“۔ ترجمہ:اگر عورت نماز ادا کر رہی ہے تو اپنے بائیں سرین پر بیٹھے اور دونوں پاؤں دائیں طرف باہر نکالے کہ اس میں اس کا ستر زیادہ ہے۔(ہدایہ،باب صفۃ الصلاۃ)

سجدہ کی کیفیت کو یوں بیان کیا گیا:”**والْمَرأةُ تَنْخَفِضُ فِي سُجُودِهَا وَتَلزَقُ بَطْنَهَا بِفَخِذَيْهَا؛ لِأَنَّ ذَلكَ أَسْتَر لَهَا**“۔ترجمہ:عورت اپنے سجدوں میں پست

ہو کر سجدہ کرے اور اپنے پیٹ کو اپنی رانوں سے ملا دے کیونکہ یہ صورت اس کے لئے زیادہ پردہ والی ہے۔(ہدایہ، باب صفۃ الصلاۃ)

علّامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"فَأَمَّا الْمَرْأَةُ فَيَنْبَغِي أَنْ تَفْتَرِشَ ذِرَاعَيْهَا وَتَنْخَفِضُ وَلَا تَنْتَصِبَ كَانْتِصَابِ الرَّجُلِ وَتَلْزَقُ بَطْنَهَا بِفَخِذَيْهَا لِأَنَّ ذَلِكَ أَسْتَرُ لَهَا"۔ ترجمہ:عورت کو چاہیے کہ(سجدہ میں) اپنے بازو بچھا دے اور سکڑ جائے اور مردوں کی طرح کھل کر نہ رہے اور اپنا پیٹ اپنے رانوں سے چمٹائے رکھے کہ یہ اس کے لئے زیادہ ستر والی صورت ہے۔(بدائع الصنائع:1/210)

علّامہ حصکفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"أَنَّهَا تُخَالِفُ الرَّجُلَ فِي خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ"۔ نماز میں پچیس چیزوں کے اندر عورت کو مردوں کے خلاف دوسری چیز کا حکم دیا گیا ہے۔(الدر المختار:1/504)علّامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کے حاشیہ میں چھبیس جگہ پر مخالفت کا ذکر کیا ہے۔(ردّالمحتار:1/504)

مزید دیکھئے:(المبسوط:1/23)(تبیین الحقائق:1/118)(حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی:259)

نماز میں عورتوں کی مخصوص صورتیں:

عورتوں کی نماز کے وہ خصوصی مسائل جس میں وہ مَردوں سے ممتاز ہیں، وہ یہ ہیں:

(1)عورتوں کو قیام کی حالت میں دونوں پاؤں ملے ہوئے رکھنے چاہئیں، اِس طرح کہ اُن میں فاصلہ نہ ہو، اسی طرح رکوع وسجود میں بھی ٹخنے ملا کر رکھنے چاہیئے۔

(2)عورتوں کو خواہ سردی وغیرہ کا عذر ہو یا نہ ہو ہر حال میں چادر یا دوپٹہ وغیرہ کے اندر ہی سے ہاتھ اٹھانے چاہیئے، ہاتھوں کو باہر نہیں نکالنا چاہیئے۔(3)عورتوں کو تکبیرِ

تحریمہ کہتے ہوئے صرف اپنے کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھانے چاہیئے۔(4)عورت کو تکبیر تحریمہ کے بعد سینہ پر چھاتی کے نیچے یااوپر ہاتھ رکھنے چاہئیں۔(5)عورت کو اپنی داہنی ہتھیلی کو بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھ دیناچاہیے۔(6)عورت کو رکوع میں زیادہ جھکنا نہیں چاہیئے بلکہ اتنا جھکے کہ اس کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔(7)عورت کو رکوع میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں گھٹنوں پر کشادہ کیے بغیر ملاکر رکھنی چاہئیں۔(8)عورت رکوع میں اپنے ہاتھوں پر سہارانہ دے،اُسے چاہیئے کہ رکوع میں ہاتھ صرف گھٹنوں پر رکھے ،گھٹنوں کو پکڑنا نہیں چاہیئے۔(9)عورت رکوع میں اپنے گھٹنوں کو جھکائے رکھے۔(10)عورت کو رکوع میں اپنی کہنیاں اپنے پہلوؤں سے ملی ہوئی رکھنی چاہئیں یعنی سمٹی ہوئی رہیں۔(11)عورت کو سجدے میں کہنیاں زمین پر بچھی ہوئی رکھنی چاہئیں۔(12)سجدے میں دونوں پاؤں انگلیوں کے بل کھڑے نہیں رکھنے چاہئیں بلکہ دونوں پائوں داہنی طرف نکال کر بائیں سرین پر بیٹھے اور خوب سمٹ کر اور سکڑ کر سجدہ کرے (یعنی سرین نہ اٹھائے)(13)سجدے میں پیٹ رانوں سے ملا ہوا ہونا چاہیئے یعنی پیٹ کو رانوں پر بچھا دے۔(14)بازو پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں، غرضیکہ عورتوں کو چاہیئے کہ سجدے میں بھی سمٹی ہوئی رہیں۔(15)قعدہ میں بیٹھتے وقت مردوں کے برخلاف دونوں پاؤں داہنی طرف نکال کر بائیں سرین پر بیٹھنا چاہیئے یعنی سرین زمین پر رہے ،پاؤں پر نہ رکھے۔(16)عورتوں کو قعدہ میں ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھنی چاہیئے۔(17)جب کوئی امر نماز میں پیش آئے مثلاً عورت کی

نماز کے آگے سے کوئی گزرے تو "تصفیق" کرے، اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی انگلیوں کی پشت بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر مارے اور مَردوں کی طرح سبحان اللہ نہ کہے۔(18)مَردوں کی امامت نہ کرے۔(19)نماز میں صرف عورتوں کی جماعت کرنا مکروہ تحریمی ہے (مردوں کے لئے جماعت واجب ہے)(20)عورتیں اگر جماعت کریں تو جو عورت امام ہو وہ صف کے بیچ میں کھڑی ہو، مردوں کی طرح آگے بڑھ کر کھڑا ہونا درست نہیں۔(21)عورتوں کا جماعت میں حاضر ہونا مکروہ ہے۔ (22)مردوں کی جماعت میں عورت مردوں سے پیچھے کھڑی ہو۔(23)عورتوں پر جمعہ فرض نہیں لیکن اگر پڑھ لیں تو صحیح ہو جائے گا اور ظہر کی نماز ساقط ہو جائے گی۔ (24)عورت پر عیدین کی نماز واجب نہیں۔(25)عورتوں پر ایامِ تشریق میں فرض نمازوں کے بعد تکبیر واجب نہیں۔(لیکن راجح یہ ہے کہ مردوں کی طرح عورتوں پر بھی واجب ہے، البتہ مردوں کی طرح جہر نہ کرے، آہستہ آواز میں کہے۔از مرتب) (26)عورت کیلئے نمازِ فجر مردوں کی طرح اجالا ہونے کے بعد پڑھنا مستحب نہیں، بلکہ جلدی اندھیرے میں پڑھ لینا مستحب ہے۔(27)عورتوں کو نماز میں کسی بھی وقت بلند آواز سے قرآت کرنے کا اختیار نہیں بلکہ ہر جہری نماز میں بھی آہستہ قرآت کرنا واجب ہے بلکہ جن فقہا کے نزدیک عورت کی آواز داخلِ ستر ہے اُن کے نزدیک جہر کے ساتھ قرآت کرنے سے عورت کی نماز فاسد ہو جائے گی۔(28)عورت اذان نہ دے۔(عُمدۃ الفقہ:2/114،115، تلخیص)

﴿مَرد وعورت کی نماز میں فرق کا چارٹ﴾

مَرد کی نماز	عورت کی نماز
(1)مَرد کیلئے ننگے سر نماز پڑھنا جائز مگر خلافِ ادب اور مکروہ ہے	(1)عورت کیلئے ننگے سر نماز پڑھنا جائز ہی نہیں اور اُس کی نماز ہی نہیں ہوتی۔
(2)مرد کیلئے ناف سے گھٹنوں تک کا حصہ ڈھکا ہوا ہونا ضروری ہے، اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔	(2)عورت کیلئے چہرہ، ہاتھ اور پاؤں کے علاوہ پورا بدن ڈھکا ہوا ہونا ضروری ہے، اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔
(3)مَرد کیلئے مسجد میں نماز پڑھنا افضل ہے۔	(3)عورت کیلئے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے۔
(4)مرد کیلئے اذان دینا درست بلکہ باعثِ اجر وثواب ہے۔	(4)عورت کیلئے اذان دینا جائز نہیں اور نہ اُس کی اذان معتبر ہوتی ہے۔
(5)مرد اِقامت کہہ سکتا ہے۔	(5)عورت اِقامت نہیں کہہ سکتی۔
(6)مرد پر جماعت کے ساتھ پڑھنا واجب ہے۔	(6)عورت پر نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا واجب نہیں۔
(7)مرد مَردوں اور عورتوں دونوں کا امام بن سکتا ہے۔	عورت مَردوں کی امامت تو کر ہی نہیں کر سکتی اور عورتوں کی امامت کرنی بھی

	مکروہ ہے۔
(8)مرد کیلئے امامت کرتے ہوئے آگے کھڑے ہونے کا حکم ہے۔	(8)عورت اگر صرف عورتوں کی امامت بھی کرے (جوکہ مکروہ ہے) تب بھی اُسے پیچھے صف کے درمیان ہی کھڑا ہونے کا حکم ہے۔
(9)مرد کیلئے بہترین صف اگلی صفوں کو قرار دیا گیاہے۔	(9)عورت کیلئے بہترین صف پچھلی قرار دی گئی ہے۔
(10)مرد کیلئے امام کو اُس کی کسی غلطی پر متنبّہ کرتے ہوئے "سبحان اللہ" کہنے کا حکم ہے۔	(10)عورت کیلئے تصفیق یعنی ہاتھ کو ہاتھ پر مارنے کا حکم دیا گیاہے۔
(11)مرد کیلئے جماعت کے اندر پچھلی صف میں اکیلے کھڑا ہونا مکروہ ہے۔	(11)عورت کیلئے جماعت میں پچھلی صف میں اکیلے کھڑا ہونا مکروہ نہیں۔
(12)اگلی صف میں جگہ ہوتے ہوئے مرد کیلئے پیچھے کھڑا ہونا درست نہیں۔	(12)مَردوں کی اگلی صف میں جگہ ہوتے ہوئے بھی عورت کیلئے پیچھے کھڑا ہونا ضروری ہے، مَردوں کے ساتھ کھڑا ہونا جائز نہیں۔

(13)مَرد کیلئے مسجد میں آنے میں کسی کی اِجازت شرط نہیں۔	(13)عورت کیلئے مسجد میں آنے میں شوہر کی اِجازت شرط ہے۔
(14)مرد کیلئے مسجد میں خوشبو لگا کر نماز پڑھنا افضل ہے۔	(14)عورت کیلئے خوشبو لگا کر مسجد آنا جائز ہی نہیں۔
(15)مرد پر جمعہ فرض ہے۔	(15)عورت پر جمعہ فرض نہیں۔
(16)مرد کیلئے قیام میں دونوں پاؤں کے درمیان کم از کم چار انگل کا فاصلہ ہونا چاہیئے۔	(16)عورت کے دونوں پاؤں کے ٹخنے ملے ہوئے ہونے چاہیئے۔
(17)مرد کیلئے پائنچے ٹخنوں سے نیچے لٹکانا جائز نہیں، اور اس سے نماز مکروہ ہو جاتی ہے۔	(17)عورت کیلئے پائنچے ٹخنوں سے نیچے رکھنا ضروری ہے، ٹخنے اور پنڈلیاں کھلے ہوئے ہونے کی صورت میں نماز نہیں ہو گی۔
(18)مرد کیلئے آستینیں چڑھا کر اور کہنیاں کھول کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔	(18)عورت کیلئے آستینیں چڑھا کر اور کہنیاں یا کلائیاں کھول کر نماز پڑھنے سے نماز ہی نہیں ہوتی۔
(19)تکبیرِ تحریمہ کہتے ہوئے مرد کو	(19)عورت کو تکبیرِ تحریمہ کہتے ہوئے

اِس قدر ہاتھ اُٹھانا چاہیئے کہ انگوٹھے کانوں کی لَو کے برابر آجائیں۔	صرف اپنے کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھانے چاہیئے۔
(20)تکبیرِ تحریمہ میں مرد کو رومال یا چادر وغیرہ سے ہاتھ نکال کر ہاتھ اُٹھانا چاہیئے۔	(20)عورت کو چادر اور دوپٹہ وغیرہ سے ہاتھ نکالے بغیر اندر ہی سے ہاتھ اُٹھاناچاہیئے۔
(21)تکبیرِ تحریمہ کہتے ہوئے ہاتھوں کی انگلیوں کو اپنی عام حالت پر رکھنا چاہیئے کھولنے یا بند کرنے کی کوشش نہ کرے۔	(21)عورت کو چاہیئے کہ تکبیرِ تحریمہ کہتے ہوئے ہاتھوں کی اُنگلیوں کو ملاکر رکھے۔
(22)مرد کو قیام میں ہاتھ ناف کے نیچے باندھنا چاہیئے۔	(22)عورت کو ہاتھ سینے پر چھاتی کے نیچے یااوپر باندھنے چاہیئے۔
(23)ہاتھ باندھتے ہوئے مرد کو چاہیئے کہ دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں ہاتھ کے گٹوں کو حلقہ کی شکل میں پکڑلے اور باقی تینوں اُنگلیاں بائیں ہاتھ کی پشت پر کہنیوں کی جانب	(23)عورت کو دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھنی چاہیئے،حلقہ بناکر گٹوں کو پکڑنا نہیں چاہیئے۔

رُخ کرتے ہوئے رکھیں۔	
(24)مرد کو قیام کی حالت میں بازو اور کہنیاں کشادہ کرکے رکھنا چاہیئے۔	(24)عورت کو قیام میں بازو اور کہنیوں کو جسم سے ملاکر رکھنا چاہیئے۔
(25) جہری نمازوں میں مردوں کیلئے امام ہونے کی صورت میں اونچی آواز سے قراءت کرنا واجب ہے اور منفرد ہونے کی صورت میں افضل ہے۔	(25)عورتوں کو نماز میں کسی بھی وقت بلند آواز سے قراءت کرنے کا اختیار نہیں بلکہ ہر جہری نماز میں بھی آہستہ قرآت کرناواجب ہے۔
(26)مردوں کو رکوع میں اچھی طرح جھک جانا چاہیئے اِس قدر کہ سُرین، کمر اور سر تینوں برابر ہو کر ایک سیدھ میں آجائیں۔	(26) عورت کو رکوع میں زیادہ جھکنا نہیں چاہئے بلکہ اتنا جھکے کہ بس اس کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔
(27)مردوں کو رکوع میں ہاتھوں کی اُنگلیاں کھول کر گھٹنوں کو پکڑ لینا چاہیئے۔	(27)عورت کو رکوع میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں گھٹنوں پر کشادہ کیے بغیر ملاکر رکھنی چاہئیں۔
(28)مَردوں کو رکوع میں اپنے ہاتھوں پر زور دے کر گھٹنوں کو پکڑ لینا چاہیئے۔	(8)عورت رکوع میں اپنے ہاتھوں پر سہارانہ دے،اُسے چاہیئے کہ رکوع میں

	ہاتھ صرف گھٹنوں پر رکھے ،گھٹنوں کو پکڑنا نہیں چاہیئے۔
(29)مَردوں کو چاہیئے کہ رکوع میں اپنی کہنیاں، بازواور گھٹنے ،سیدھے تنے ہوئے رکھیں۔	(29)عورت کو چاہیئے کہ رکوع میں اپنے گھٹنوں کو جھکاکر یعنی خَم دیکر رکھے اور بازو اور کہنیاں بھی تنی ہوئی نہیں ہونی چاہئیں۔
(30)مردوں کوچاہیئے کہ رکوع میں اپنی کہنیاں اور بازو پہلو سے الگ کر کے رکھیں۔	(30)عورت کو رکوع میں اپنی کہنیاں اپنے پہلو سے ملی ہوئی رکھنی چاہئیں یعنی سمٹی ہوئی رہیں۔